عورت کی عفت اور پردہ کی فطری ضرورت

مولوی محمد ذہیب

جاہلیت میں عورت کی حیثیت

اسلام سے پہلے عورت کو معاشرے میں جو حیثیت دی جاتی تھی اور جن مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا تھا، وہ کسی سے مخفی نہیں اور نہ ہی تعریف کا محتاج ہے۔ یہ طبقہ ان طبقات میں سے تھا جو انتہائی مظلوم اور ستم رسیدہ تھا، اُن کو ظلم وستم سے نجات دلانے کی کوئی سعی نہ کی جاتی تھی، جاہلیت کے جس دور کے لوگوں پر قرآن کی یہ آیت نازل ہوئی:

’’وَلَاتُكْرِهُوْا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ إِنْ أَرَدْنَ تَحَصُّناً لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا۔‘‘ (النور:۳۳)

’’اور اپنی (مملوکہ) لونڈیوں کو زنا کرانے پر مجبور مت کرو (اور بالخصوص) جب وہ پاکدامن رہنا چاہیں محض اس لیے کہ دنیوی زندگی کا کچھ فائدہ (یعنی مال) تم کو حاصل ہوجائے۔‘‘

اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ عورت کی حیثیت ان کی نظروں میں کیا تھی اور کیسے افعال پر اس کو مجبور کیا جاتا تھا، صحیح بخاری کی ایک حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جاہلیت کی عورتیں رہن بھی رکھی جاتی تھیں، جیسا کہ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں کعب بن اشرف کے پاس گیا اور غلہ قرض دینے کی درخواست کی تو اس نے کہا:

’’أرھنونی نسائکم، قالوا: کیف نرھنک نساء نا وأنت أجمل العرب۔‘‘(۱)

’’اپنی عورتوں کو میرے پاس رہن رکھ دو، انہوں نے کہا: ہم اپنی عورتوں کو آپ کے پاس کس طرح رھن رکھ سکتے ہیں، آپ تو عرب کے حسین ترین آدمی ہیں۔‘‘

اس واقعہ سے بھی اندازہ لگائیے کہ عورت کتنی مظلوم تھی اور اس کی عصمت کس قدر پامال کی جاتی تھی۔(۲)

اسلام میں عورت کا مقام

ان ہی ظلم آفریں اور ظلم زدہ گھٹاؤں میں جب اسلام کا آفتاب طلوع ہوا تو عورتوں کو ان

نے اپنے ملفوظات میں پردہ کی فطری ضرورت کو اسی انداز میں سمجھایا کہ ریل میں انسان اپنے پیسوں کو ظاہر نہیں کرتا، بلکہ اندر کی بھی اندر والی جیب میں رکھتا ہے، اسی طرح عورت کو بھی پردہ میں رکھنا چاہیے، اور غیرت کا تقاضا بھی یہی ہے کہ عورت پردہ میں رہے۔(۱۴)

ایمان کے بعد جو سب سے پہلا فرض ہے وہ سترِ عورت ہے، تمام انبیاء علیہم السلام کی شر k ں میں فرض رہا ہے، بلکہ شرائع کے وجود سے پہلے جب جنت میں شجرِ ممنوعہ کھا لینے کے سبب حضرت آدم علیہ السلام کا جنتی لباس اتر گیا تو وہاں بھی انہوں نے ستر کھلا رکھنے کو جائز نہیں سمجھا، اس لیے آدم وحواء علیہما السلام دونوں نے جنت کے پتے اپنے ستر پر باندھ لیے، جس کو قرآن نے یوں ¤ فرمایا:

''طَفِقَا يَخۡصِفَانِ عَلَيۡهِمَا مِنۡ وَّرَقِ الۡجَنَّةِ۔'' (الاعراف:۲۲)

''دونوں اپنے اوپر جنت کے پتے جوڑ جوڑ رکھتے گئے۔'' (بیان القرآن)

حضرت - علیہ السلام کی بیٹیوں کے واقعہ سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ اتنی بات تو صلحاء وشرفاء میں å رہی ہے کہ اجنبی مردوں کے ساتھ عورتوں کا اختلاط نہ ہو کہ جب وہ دولڑکیاں اپنی بکریوں کو پانی پلانے کے لیے گئیں تو ہجوم کی وجہ سے ایک طرف الگ کھڑی ہوگئیں اور پوچھنے پر وجہ یہی بتائی کہ مردوں کا ہجوم ہے، ہم اپنے جانوروں کو پانی اسی وقت پلائیں گے جب یہ لوگ فارغ ہو کر چلے جائیں گے۔

"" ہ ر کے v#*ت

شریعتِ مطہرہ نے خواتین کو باپردہ رہنے کا حکم دیا اور باپردہ زندگی گزارنے سے ہی معاشرہ میں امن وسکون باقی رہتا ہے اور اچھے اثرات مرتب ہوتے ہیں اور بے پردگی سے جتنے مفاسد اور برائیاں معاشرہ میں جنم لیتی ہیں ان کو شمار میں لانا مشکل ہے۔ عورتوں کا بے پردہ رہنا ہی مردوں کی بدنظری کا باعث بنتا ہے، جس سے گناہوں کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے، چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی بدنظری کو مہلک بیماری اور فتنہ بتایا:

''إیاکم والنظرةَ فإنها تزرع فی القلب شهوةً وکفٰی بها فتنةً۔''

''(اجنبی عورتوں کو) تاک جھانک کرنے سے اپنے کو بچاؤ، اس سے دلوں میں شہوت کا بیج پیدا ہوتا ہے اور فتنہ پیدا ہونے کے لیے یہی کافی ہے۔''

اسی طرح حضرت داؤد علیہ السلام نے بھی اپنے بیٹے کو نصیحت فرماتے ہوئے عورتوں سے دور رہنے کی تلقین فرمائی:

''قال لابنہٖ یابنی! امش خلف الأسد والأسود ولاتمش خلف المرأة۔''(۱۵)

''فرمایا: اے بیٹا! شیر اور سانپ کے پیچھے چلے جانا، مگر (اجنبی) عورت کے پیچھے نہ جانا۔''

یحییٰ علیہ السلام نے بھی بدنظری اور حرص ولالچ کو زنا کا باعث بتایا:

’’قیل لیحییٰ: مابدء الزنا؟ قال: النظر والتمنی۔‘‘(۱۶)

’’حضرت یحییٰ علیہ السلام سے کسی نے پوچھا کہ زنا کا آغاز کہاں سے ہوتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: نامحرم کو دیکھنے اور حرص کرنے سے۔‘‘

بعض صحابہؓ سے روایت ہے کہ آنکھیں بھی زنا کرتی ہیں اور ان کا زنا غیرمحرم کو دیکھنا ہے اور زنا میں چھ خصلتیں ہیں، تین دنیا میں اور تین کا تعلق آخرت سے ہے۔

دنیا میں تو یہ ہیں:

۱- رزق میں کمی و بے برکتی۔ ۲- نیکی کی توفیق سے محرومی۔

۳- لوگوں کے دلوں میں اس سے نفرت۔

اور آخرت کی تین یہ ہیں:

۱- اللہ کا غضب۔ ۲- عذاب کی سختی۔ ۳- دوزخ میں داخلہ۔(۱۷)

اس دور میں نکاح کرنا مشکل اور گناہ میں پڑنا آسان ہوگیا ہے، جب کہ صحابہؓ وسلفؒ کے دور میں عفیف رہنا آسان تھا، کیونکہ ان کا نکاح کرنا آسان تھا، اس وقت ہمیں بے پردگی نے اس قدر جکڑ لیا ہے کہ ہروقت بازاروں میں بدنظری کا گناہ جاری ہے، اس لیے ضرورت ہے کہ قرآن وسنت کی تعلیمات کو عام کیا جائے اور عفت کے تحفظ کے لیے قرآن وسنت کی ہدایات کو مشعلِ راہ بنایا جائے اور ہمہ وقت اللہ پاک سے پاکدامنی کی دعا کی جائے:

’’أللّٰھم إنی أسئلک الھدٰی والتُّقٰی والعفافَ والغِنٰی۔‘‘(۱۸)

حوالہ جات

۱:.....بخاری، کتاب المغازی، باب قتل کعب الاشرف (ج:۵،ص:۹۰)۔
۲:.....اسلام کا نظام عفت وعصمت، ص:۱۰۲۔
۳:.....قاموس الفقہ، فی النساء۔
۴:.....مؤطا امام مالک، باب ماجاء فی الغلول، ص:۶۵۴۔
۵:.....سنن ابن ماجہ، باب العقوبات (ج:۲،ص:۱۳۳)
۶:.....معارف القرآن، کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ (ج:۵،ص:۵۳۷)۔
۷:.....احیاء العلوم للامام غزالی رحمۃ اللہ علیہ (ج:۲،ص:۳۶)۔
۸:.....بخاری، جلد:۲،ص:۲۱۹۔
۹:..... پردہ اور حقوق زوجین، ص:۵۳، مولانا کمال الدین۔
۱۰:.....ابوداؤد، جلد:۲،ص:۳۷۵۔
۱۱:.....معارف القرآن، کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ، ص:۱۱۷۔
۱۲:.....معارف القرآن، کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ، ص:۴۸۹۔
۱۳:.....معارف القرآن، عثمانی رحمۃ اللہ علیہ، جلد:۷،ص۲۱۳۔
۱۴:.....ملفوظات حکیم الامت، جلد:۱،ص:۱۱۵۔
۱۵:.....احیاء العلوم، جلد:۳،ص:۹۸۔
۱۶:.....فتاویٰ رحیمیہ، جلد:۹،ص:۳۶۔
۱۷:.....تنبیہ الغافلین، ص:۲۷۶، حقانیہ۔
۱۸:.....صحیح مسلم، باب فی الادعیۃ، ج:۴۔

www.banuri.edu.pk